احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

یکم-جون 1996ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 122 | ہفتہ 14 محرم-1417ھ یکم احسان 1375ھش یکم جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے

چونکہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کوئی شخص اپنی نسبت یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کس قدر ہے اور کتنے دن باقی ہیں اس لئے مجھے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہماری جماعت میں سے کوئی ناواقف ہو۔ تو وہ واقف ہو جائے کہ اس سلسلہ کے قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے؟ اور ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہئے۔ اور یہ بھی غلطی ہے کہ کوئی اتنا ہی سمجھ لے کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا ہی نجات ہے اس لئے ضرورت پڑی ہے کہ میں اصل غرض بتاؤں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھ کو امام سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ زبانی باتوں کو نہیں دیکھتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ (عبادت) سے جو اصل دعا ہے۔ (کلام الٰہی) پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر (کلام الٰہی) ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے (کلام الٰہی) کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

خالصتہ للہ مالی قربانی کرنے والوں کے مال ضرور بڑھائے جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ وہ مالی قربانی ہے جو خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ اس سے محرومی اصل محرومی ہے۔ جو اس مالی قربانی کے نظام میں شامل ہوتے ہیں ان کی تو موجیں ہی موجیں ہیں۔ دنیا بھی ان کی ہو گئی آخرت بھی ان کی ہو گئی۔ اور جو خالصتہ للہ قربانی کرتے ہیں' بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مال بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مال بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں وہ اور زیادہ خدا کے حضور شکر کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور زیادہ عطا کرتے ہیں۔ ایک ایسی چیز ہے جو ان لوگوں کے درمیان' ان کے ایک گروہ کے درمیان ان کے دوسرے گروہ سے فرق کر دیتی ہے۔ جن لوگوں کے مال اللہ اس جزاء کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی بڑھاتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے اجر رکھے ہوئے ہے وہ اس مال بڑھنے کے بعد اپنے چندوں میں اور بڑھتے ہیں۔ جن کے مال عطا کے نتیجے میں نہیں بڑھتے بلکہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ تعلق کاٹ لیتا ہے کہ تم دنیا میں پڑ گئے تو پھر پڑے رہو ان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل چھوٹے ہونے شروع ہو جاتے ہیں' مال بڑھتے ہیں دل تنگ ہو رہے ہوتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ محض للہ ساری خدمتیں نہیں تھیں دنیا کی حرص غالب تھی خدا کی رضا نسبتاً کم تھی۔ پس اللہ نے دنیا عطا کر دی اور اپنی رضا کی طلب سے محروم رکھ دیا اپنی رضا کی طلب کی توفیق ہی نہیں دی۔

پس ایسے لوگوں کو کبھی بھی طعن کی نظر سے نہ دیکھیں۔ وہ مظلوم بے چارے مجبور ہیں' محروم ہیں۔ ان پر رحمت کی نظر ڈالنی چاہئے۔ اگر سمجھا سکے کوئی عزت نفس پر حملہ کئے بغیر' پیار اور سلیقے سے تو ان کو بتا دے کہ پہلے جو تم نے کمائیاں کی تھیں وہ کون سی ہاتھ کی چالاکیاں تھیں۔ تمہارے بزرگوں کی قربانیاں تھیں جن کے پھل تم کھا رہے ہو' کیوں آئندہ نسلوں کے لئے تم ویسی قربانیاں نہیں کرتے۔ تم نے اپنے بڑوں کی قربانیوں کے پھل کھائے کیوں اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے۔ کیوں ان کے لئے ان کا خیال کر کے خدا کی خاطر قربانیاں نہیں دیتے۔ اب یہاں بظاہر ایک دنیا' نفس کی ملونی کا میں نے ذکر کر

باقی صفحہ 7 پر

تقریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ عطیہ محمود صاحبہ بنت مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی انچارج پولینڈ مشن کی شادی کی تقریب 4- مئی 1996ء بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ میں ہمراہ مکرم محمد اسلم صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب (جو 1984ء میں محراب پور سندھ میں احمدیت پر قربان ہو گئے تھے) منعقد ہوئی۔ اس موقع پر انگلستان جرمنی اور ہالینڈ سے کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ مکرم ھبتہ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے دعا کروائی۔

5- مئی کو بیت النور ہالینڈ میں وسیع پیمانے پر ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ کثرت سے مقامی ڈچ مہمان بھی شریک ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم مبین احمد مقیم لنڈن کو بتاریخ 24- مئی 1996ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام "منزہ" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ محترم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی (وفات یافتہ) کی پڑپوتی ہے۔ عزیزہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ منزہ مبین کو صحت و تندرستی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے 17- مئی 1996 کو مکرم محمد عثمان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈنمارک کو دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس کا نواسہ اور مکرم محمد صدیق صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد سندھ کا پوتا ہے۔ حضرت صاحب نے محمد سلمان نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی سے نوازے اور خادم دین بنائے۔

تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرہ سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- احسان 1375 ھش یکم - جون 1996ء

دعا اور اس کے آداب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہو گا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے۔ اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئی کیوں کر قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔ جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

دعا کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا۔ دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا۔ مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے۔ کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کون سا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ وقت آ جاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے یہی حال دعا کا ہے اور بعینہ اسی طرح دعا نشوونما اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مال اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔

یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے۔

ملفوظات جلد دوم

جو علم سیکھ کے اوروں کو بھی سکھاتا ہے
وہ اپنے علم کی مقدار کو بڑھاتا ہے
خدا کے فضل کو ہر لمحہ جذب کرتے ہوئے
خدا کے بندوں کو اس کے قریب لاتا ہے

ابوالاقبال

ہے ہم پر فاش زسر تا پا تو جس کو راز سمجھتا ہے
ہم اس کو حقیقت جانتے ہیں تو جس کو مجاز سمجھتا ہے

سب بال و پر تو نوچ لئے ہیں استکبار کے ناخن نے
اے مرغِ اسیرِ حرص و ہوا تو کیا پرواز سمجھتا ہے

امروز کی پستی کا گھاؤ کیا دوش کی رفعت بھر دیگی
وہ زاغ نہیں کرگس بھی نہیں جس کو شہباز سمجھتا ہے

جب گیت وفا کا چھوڑ دیا اور دل کے تار کو توڑ دیا
بس ایک کھڑاگ سا باقی ہے تو اُبنتک ساز سمجھتا ہے

تنویر بڑا ہی ناداں ہے کیا اس کو خوف جہنم کا
جو ان کی نگاہِ خشم آلود کو بھی اک ناز سمجھتا ہے

روشن دین تنویر
(الفضل 13 نومبر 1959ء)

دیکھ اے ہمدم افق پر زرد رُو سورج کی لَو
ٹوٹتی جاتی ہیں کرنیں۔ ڈوبتی جاتی ہے ضَو

جس طرح ہو کیفیت اِک جلوۂ بے جان کی
ہے یہی حالت بظاہر ان دنوں ایمان کی

علم و فن کی آندھیاں ہیں بے یقینی کے شرار
آ رہی ہے خون میں ڈوبی ہوئی موجِ بہار

فکرِ دولت۔ خواہشِ دنیا خودی کا زیر و بم
آج کے انسان کے دل کا یہی ہے پیچ و خم

خدمتِ دیں چند مٹھی بھر دلوں کی بات ہے
چند تارے ضَو فگن ہیں۔ اور اندھیری رات ہے

آ! کہ یہ عالم پھر ایسا دور دکھلاتا نہیں
وقت اگر اک مرتبہ کھو جائے۔ پھر آتا نہیں

عبدالسلام اختر ایم اے
(الفضل 10- نومبر 1959ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 25- جون 1948ء

لاہور سے کوئٹہ جماعت ہائے احمدیہ کے اخلاص وایمان کے روح پرور نظارے

موسم گرما میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بالعموم کسی پہاڑی مقام پر تبدیلی آب و ہوا اور بحالی صحت کے لے تشریف لے جایا کرتے ہیں۔ امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سعادت جماعت احمدیہ کوئٹہ کو عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت صاحب نے سال حال کے آغاز میں ہی یہ ارشاد فرما دیا تھا۔ کہ کوئٹہ میں ہماری رہائش کے لئے کوئی موزوں کوٹھی تلاش کی جائے۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے کوٹھی کی تلاش کی بہت کوشش کی۔ مگر اس میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ آخر ایک کوٹھی تو ملی۔ مگر وہ مکانیت کے لحاظ سے چھوٹی تھی۔ اور پھر چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے بے پردہ بھی تھی۔ اندر سے بھی کوٹھی ناگفتہ بہ حالت میں تھی۔ فرش جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا۔ اور بجلی کا انتظام بھی درست نہ تھا۔ اس کوٹھی کا احاطہ 375 x 300 فٹ تھا۔ وہ بھی سخت گندہ تھا۔ جگہ جگہ غلاظت کے ڈھیر تھے۔ اور اس کی صفائی کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کوئٹہ کو چونکہ کوئی اور کوٹھی دستیاب نہ ہو سکی۔ اس لئے مقامی جماعت کے مخلصین نے فیصلہ کیا۔ کہ خواہ ہمیں کتنی بڑی محنت کرنی پڑے۔ ہم دن رات کام کرکے اس کوٹھی کو ہر لحاظ سے درست کرکے چھوڑیں گے اور اسے حضرت صاحب کی رہائش کے قابل بنا دیں گے۔ چنانچہ نہایت مستعدی سے کام شروع کیا گیا۔ کوٹھی کے گرد قریباً چھ فٹ اور سات فٹ اونچی دیوار بنوائی گئی۔ اندر قریباً دو سو فٹ لمبی کچی دیوار پردہ کے لئے بنائی گئی۔ تمام کوٹھی کی صفائی کی گئی۔ پانی اور بجلی کا انتظام درست کیا گیا۔ اور حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق تین نہایت کشادہ کمرے معہ غسل خانوں کے نئے تعمیر کئے گئے۔ اس تمام کام میں جماعت کے دوستوں نے خود حصہ لیا۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے غلاظت کے ڈھیر صاف کئے۔ اپنے ہاتھ سے گارا بنایا۔ اور اپنے ہاتھ سے گارے کی ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر دیواروں کی لپائی کی۔ اسی طرح تمام نئے تعمیر شدہ کمروں۔ دفتر کے خیموں اور عبادت کے شامیانے میں بجلی کے ماہر دوستوں نے اپنے ہاتھ سے بجلی کی فٹنگ کی۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد کا قابل تعریف فعل

یہ ایک نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف امر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد نے امیر جماعت سے لے کر ایک چھوٹے سے چھوٹے فرد تک اس کام میں نہایت سرگرمی جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیا اور مہینوں اپنے ہاتھوں سے خاکروبوں۔ مزدوروں اور معماروں کا کام کرکے اس کوٹھی کو جو لٹن روڈ پر واقعہ ہے۔ اس قابل بنا دیا کہ حضرت صاحب اپنے (افراد خاندان) کے ساتھ اس میں فروکش ہو سکیں۔ اس عظیم الشان خدمت میں جن دوستوں نے حصہ لیا۔ ان میں سے میاں بشیر احمد صاحب ٹیکسٹائل آفیسر امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے علاوہ شیخ کریم بخش صاحب تاجر۔ مرزا محمد صادق صاحب' قربان حسین شاہ صاحب انسپکٹر پولیس۔ غلام دین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈی ایم او قاضی شریف الدین صاحب اور ناظر حسین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لاہور سے روانگی

9- جون 1948ء بروز بدھ حضرت صاحب لاہور سے پاکستان میل میں عازم کوئٹہ ہوئے حضرت اماں جان حضرت صاحب کے چاروں حرم۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سیدہ آصفہ مسعودہ صاحبہ بنت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت صاحب کے بچوں میں سے محترمہ امتہ النصیر صاحبہ۔ محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ محترمہ امتہ المتین صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ خدام کا قافلہ اس کے علاوہ تھا۔ افراد خاندان' خدام اور خادمات سب کو شامل کرکے سینتالیس افراد کا قافلہ لاہور سے کوئٹہ روانہ ہوا۔

سٹیشن پر حضرت صاحب کو الوداع کہنے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے معززین موجود تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دیگر افراد کے علاوہ نواب محمد دین صاحب' چوہدری اسد اللہ خان صاحب' مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی موجود تھے۔ میاں غلام محمد صاحب اختر ڈویژنل پرسنل آفیسر ریلوے لاہور سے ملتان چھاؤنی تک حضرت صاحب کے ساتھ تشریف لائے۔ اور سٹیشن پر حضرت صاحب اور حضرت صاحب کے افراد خاندان کی سہولت اور آرام کا خیال رکھتے رہے۔

حضرت صاحب معہ افراد خاندان ساڑھے نو بجے صبح بذریعہ کار رتن باغ سے لاہور ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے۔ اور ان تمام دوستوں کو حضرت صاحب نے شرف مصافحہ عطا فرمایا جو حضرت صاحب کی مشایعت کے لئے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی دس بجے صبح لاہور سے روانہ ہوئی۔ راستہ میں جن مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ نے اپنے محبوب امام کا پر خلوص استقبال کیا۔ ان کا مختصراً ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحب کا استقبال

رائے ونڈ یہاں صرف ایک دوست موجود تھے۔ جن کو حضرت صاحب نے شرف مصافحہ بخشا۔

پتوکی احباب جماعت حضرت صاحب کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ حضرت صاحب نے سب کو شرف مصافحہ عطا کیا۔

اوکاڑہ جماعت کے دوست کثیر تعداد میں پلیٹ فارم پر صف باندھے کھڑے تھے مردوں کے علاوہ ستر۔ (70) اسی (80) خواتین بھی اپنے جذبات عقیدت کے اظہار کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ گاڑی پہنچنے پر جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضرت صاحب جماعت کے دوستوں کو دیکھ کر مصافحہ کے لئے پلیٹ فارم پر تشریف لے آئے۔ اور پھر جماعت کی استدعا پر حضرت صاحب نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

منٹگمری (ساہیوال) مقامی جماعت کے افراد کافی تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ بلکہ بعض (غیر از جماعت) دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے یہاں بھی حضرت صاحب نے گاڑی سے اتر کر سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔ حضرت صاحب اور حضرت صاحب کے خاندان کے افراد اور خدام کے لئے جماعت نے دوپہر کا کھانا پیش کیا جسے چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری (ساہیوال) نے اپنی زیر نگرانی ڈبوں میں پہنچایا۔ مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔ جنہوں نے حضرت اماں جان سے ملاقات کی۔

چک L-11/-6 منٹگمری ریلوے سٹیشن پر گاڑی کی روانگی سے قبل چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار نے عرض کی۔ کہ راستوں میں ریلوے لائن کے ساتھ چک نمبر L/11-6 کے افراد حضرت صاحب کی زیارت کے لئے صف بستہ ہوں گے۔ حضرت صاحب انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں۔ اس پر حضرت صاحب نے دفتر کو ہدایت فرمائی۔ کہ جب وہ مقام آجائے۔ تو مجھے اطلاع دی جائے۔ چنانچہ جب وہ مقام آیا تو حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی۔ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ مگر اطلاع پہنچتے ہی حضرت صاحب فوراً دروازہ میں تشریف لے آئے اور زائرین کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ مردوں سے کچھ فاصلہ پر عورتیں اور بچے بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ حضرت صاحب نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے ان کے سلام کا جواب دیا۔

میاں چنوں۔ یہاں استقبال کے لئے بہت سے دوست جمع تھے۔ حضرت صاحب نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

خانیوال۔ زائرین کا یہاں کافی ہجوم تھا۔ حضرت صاحب نے سب احباب سے مصافحہ فرمایا۔ عورتیں بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ جنہوں نے حضرت اماں جان اور حضرت صاحب کے افراد خاندان سے ملاقات کی۔

افسوس ہے کہ اس سٹیشن پر گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ جو بہت وزنی تھا۔ اتفاقاً زور سے نیچے آ گرا۔ اور حضرت صاحب کے ہاتھ پر لگا۔ جس سے حضرت صاحب کے داہنے ہاتھ پر شدید ضرب آئی۔ مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اسی وقت حاضر ہو کر پٹی کی۔ لیکن باوجود اس تکلیف کے حضرت صاحب دروازہ میں کھڑے کھڑے احباب جماعت کی معروضات سنتے رہے۔

ملتان چھاؤنی۔ مقامی جماعت کے احباب صف باندھے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ عورتیں اور بچے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے سب دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ شام کا کھانا ملتان چھاؤنی کی جماعت نے پیش کیا۔

لودھراں۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے یہاں بھی بعض دوست موجود تھے۔ جنہوں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔

بہاولپور۔ چند دوست سٹیشن پر بھی حاضر تھے۔ حضرت صاحب نے انہیں مصافحہ اور ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

بہاولپور سے روہڑی

بہاولپور چونکہ رات کے نو بجے گاڑی پہنچی اس لئے بہاولپور سٹیشن سے رات کا سفر شروع ہو گیا۔ جو روہڑی تک جاری رہا۔ روہڑی صبح 4 بجے کے قریب گاڑی پہنچی۔ یہاں سے کوئٹہ کے لئے گاڑی تبدیل کرنی پڑتی ہے۔ مگر حضرت صاحب اور افراد خاندان کے لئے چونکہ سیکنڈ کلاس کے کمپارٹمنٹ ریزرو تھے اس لئے وہ کمپارٹمنٹ پاکستان میل سے کاٹ کر کوئٹہ میل کے ساتھ لگا دئے گئے۔ روہڑی سے چھ بج کر 25 منٹ پر گاڑی روانہ ہوئی۔ موسم خوشگوار تھا۔ کیونکہ بارش برس چکی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

سات بج کر 38 منٹ پر جب گاڑی سلطان کوٹ پہنچی تو مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضرت صاحب کی پٹی کھول کر دوبارہ دوائی لگائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبی بارہ بج کر 15 منٹ پر گاڑی سبی سٹیشن پر پہنچی مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈی ایم او معہ اپنے بچوں کے حضرت صاحب کے استقبال اور صبح کے ناشتہ کے انتظام کے لئے کوئٹہ سے سبی تشریف لے گئے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ گاڑی بہت لیٹ پہنچی اور ناشتہ کا وقت نکل گیا تاہم جناب ڈاکٹر صاحب نے حضرت صاحب کے افراد خاندان اور خدام کے لئے ناشتہ پیش کیا۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔

مچ ساڑھے تین بجے مچ سٹیشن پر گاڑی پہنچی اس سٹیشن پر مہتہ عبدالقادر صاحب قادیانی مہتہ عبدالخالق صاحب چیف جیالوجیکل انجینئر گورنمنٹ قلات اور مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ حضرت صاحب کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ میر آزاد خاں صاحب اپنے بھائی سردار گوہر خاں صاحب ساتک زئی سردار علاقہ کی طرف سے حضرت صاحب کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ ساتک زئی قبیلہ کے بعض اور افراد بھی تھے۔

ملک کرم الٰہی صاحب کھانے کا انتظام اور دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک رات پہلے ہی کوئٹہ سے مچ پہنچ گئے تھے۔ حضرت صاحب حضرت صاحب کے اہل خاندان اور خدام کو مہتہ عبدالقادر صاحب۔ مہتہ عبدالخالق صاحب اور ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ حضرت صاحب اور دیگر خدام کو ڈرائنگ روم میں کھانا کھلایا گیا۔ اور حضرت صاحب کے افراد خاندان اور خادمات کو ان کے کمپارٹمنٹ میں کھانا پہنچایا گیا۔ اس طرح پھلوں سے تواضع کی گئی۔ کھانے کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ میر آزاد خان صاحب نے بھی حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول کیا۔ اور کافی دیر تک مختلف امور پر حضرت صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ اس موقعہ پر سٹار نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی انٹرویو کے لئے مچ سٹیشن پر موجود تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضرت صاحب نے نمائندہ سٹار نیوز ایجنسی سے فرمایا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہوں گے۔ میں (عبادت) پڑھ کر اگلے سٹیشن پر دوسرے کمرہ میں آجاؤں گا وہاں آپ مجھ سے جو چاہیں دریافت کرسکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کولپور اسٹیشن پر اپنے ڈبہ سے اتر کر دوسرے ڈبہ میں آگئے اور سٹار نیوز ایجنسی کے نمائندے سے سپیزنڈ ریلوے سٹیشن تک مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

سپیزنڈ سپیزنڈ ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ کے چند احمدی بچے حضرت صاحب کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اسی طرح بعض اور دوست بھی موجود تھے۔ حضرت صاحب نے بچوں کو بھی ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور ان مشتاقان زیارت کو بھی جو سپیزنڈ ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ مصافحہ کا شرف عطا کیا۔

کوئٹہ میں ورود سات بجے شام قریباً 33 گھنٹہ کے سفر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کوئٹہ وارد ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت اور معززین شہر کا ایک جم غفیر حضرت صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھا بہت سے غیر احمدی معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور باوجود اس کے کہ گاڑی چار گھنٹہ لیٹ پہنچی وہ سٹیشن پر ہی حضرت صاحب کی تشریف آوری کا انتظار کرتے رہے۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا حسن انتظام

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد اپنے امیر کے حکم کے ماتحت مختلف صفوں میں کھڑے تھے۔ سب سے پہلے میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ حضرت صاحب سے ملے۔ اور پھر شہر کے معززین سے انہوں نے حضرت صاحب کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا سٹیشن زائرین سے بھرا ہوا تھا۔ اور پولیس کے آفیسر بھی خاص طور پر مصروف انتظام تھے جس کے لئے وہ قابل شکریہ ہیں۔ مکرم شیر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ریلوے اس تمام انتظام کے انچارج تھے جنہوں نے نہایت سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔

مقامی جماعت نے سٹیشن پر حضرت صاحب اور حضرت صاحب کے افراد خاندان کے لئے کافی تعداد میں کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ انتظام ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کے سپرد تھا۔ حضرت صاحب مصافحہ کے بعد کار میں سوار ہو کر اپنی قیام گاہ بنام "یارک ہاؤس" کی طرف تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضرت اماں جان اور اپنے افراد خاندان کو کوٹھی تک پہنچانے کا کام حضرت صاحب نے مہتہ عبدالقادر صاحب قادیانی کے سپرد فرمایا۔ جنہوں نے والہانہ جوش کے ساتھ اس فرض کو سرانجام دیا۔ اسی طرح دیگر افراد جماعت نے جس دلچسپی خلوص اور نظام کی اطاعت کے ساتھ مختلف انتظامات میں حصہ لیا وہ قابل تحسین و آفرین ہے۔

مہمان نوازی یہاں پہنچنے کے بعد جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد نے تین دن حضرت صاحب اور حضرت صاحب کے افرد خاندان اور خدام کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دئے۔ یہ سخت ناسپاسی ہوگی۔ اگر اس امر کا ذکر نہ کیا جائے کہ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اس فرض کو ادا کیا اور اس بارہ میں ان کا حسن انتظام ہر لحاظ سے قابل تعریف تھا۔ کھانے کا انتظام کوئٹہ کی جماعت نے مہتہ عبدالقادر صاحب سپرد کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے اپنے ساتھ مختلف سرگرم والنٹیرز شامل کرکے اس خدمت کو ایسے احسن طریق سے سرانجام دیا کہ دل سے سب کے لئے دعا نکلتی تھی۔ کھانے کے علاوہ پھلوں اور مٹھائی سے بھی مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے تواضع کی گئی۔ اگر کوئی دوست بیمار ہوتا تو اس کے لئے خاص طور پر الگ پرہیزی کھانا تیار کیا جاتا۔ غرض تین دن رات جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ہر فرد نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی' خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خواتین اور خدام و خادمات کی جو خدمت کی وہ اس روح عمل کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اس خدمت جلیلہ کا ثواب عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور ایمان میں بیش از بیش ترقیات عطا کرے۔

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی سرگرمیاں اس ضمن میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی ممبرات نے بھی اسی سرگرمی اور اخلاص کے ساتھ خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خواتین کی خدمت میں حصہ لیا ہے۔ جس جوش اور اخلاص کے ساتھ خدام و انصار باہر حصہ لیتے رہے۔ ان تین دنوں میں اندرون خانہ کے تمام انتظامات لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھے اور مختلف انتظامات کے لئے مختلف خواتین کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بڑی سرگرمی سے اپنے فرائض کو ادا کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ صبح چار بجے سے لے کر رات کے ایک ایک بجے تک وہ مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ یہ ایک نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف فعل ہے۔ اور اس بیداری کا ایک زندہ ثبوت ہے جو ہماری جماعت کی خواتین میں خداتعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور انہیں خدمات دینیہ میں ہمیشہ بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

(الفضل 25۔جون 1948ء)

ہماری تاریخ

مورخہ 18۔ اگست 1931ء کے الفضل میں صفحہ اول پر یہ خبر درج ہے کہ 14۔ اگست قادیان میں نہایت شاندار کشمیر ڈے منایا گیا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر قادیان میں 14۔ اگست کو نہایت شاندار کشمیر ڈے منایا گیا۔ دس بجے صبح مقامی لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام بصدارت سیدہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خواتین کا شاندار جلسہ ہوا جس میں مظلومین کشمیر کے متعلق خواتین نے مضمون سنائے۔ ان کی حمایت میں قراردادیں پاس کیں۔ چندہ جمع کیا۔ چار بجے کے قریب مردوں کے مظاہرے کی کارروائی شروع ہوئی۔ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں عظیم الشان جلوس مرتب کیا گیا جس نے متعدد جھنڈوں پر پرجوش اردو پنجابی اشعار اور پرزور نعروں کے ساتھ سارے قصبے کا چکر لگایا۔ احمدیہ چوک میں حضرت امام جماعت الثانی نے جلوس کا معائنہ کیا۔ چھ بجے کے قریب ایک عام جلسہ بصدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ منعقد ہوا جس میں جناب مفتی محمد صادق صاحب حکیم فضل الرحمان صاحب اور مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر مال نے تقریریں کیں۔ اور متعدد ریزولیشن باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ چندہ بھی جمع کیا گیا۔

الفضل کے اسی شمارے میں حضرت امام جماعت الثانی کے ایک تار کا ذکر ہے جو آپ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مہاراجہ صاحب کشمیر کو ذاتی طور پر مداخلت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دی۔

قادیان 14۔ اگست جموں سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پرامن مسلم جلوس پر نہایت بے رحمی سے گولی چلادی گئی جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک ہو گیا اور کئی زخمی ہوئے۔ جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ مساجد پر افواج نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو حکام کی یہ ستم رانی ناقابل برداشت ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ پہلے ہی انتہائی تدابیر اختیار کرنے پر زور دے رہا ہے۔ میں یور ہائی نس سے اپیل کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ حالات بالکل قابو سے باہر ہو جائیں جن سے مجبور ہو کر مجھے یا تو کشمیر کمیٹی کی صدارت انتہا پسند طبقے کے حوالے کرنی پڑے یا سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہونا پڑے۔ آپ ذاتی طور پر اس میں مداخلت کریں۔ اس وقت تمام دنیا کی آنکھیں کشمیر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ دیکھیں ان لاکھوں بے بسوں کے ساتھ جنہیں قدرت نے یور ہائی نس کی رعایا بنادیا ہے کیا سلوک روا رکھا ہے۔

الفضل بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ وحشی ڈوگروں کے رسالہ نے نیزوں کی انیوں سے حملہ کیا اور بے گناہ مسلمانوں کو چھید ڈالا اور ایک کو مار ڈالا۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حیفہ فلسطین سے اطلاع دی کہ کبابیر میں بیت احمدیہ کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔ چھ سات فٹ تک دیواریں اونچی ہو چکی ہیں۔ گنبد کے لئے سیمنٹ کے چار کونوں کی بنیادیں رکھ دی گئی ہیں۔ اس بیت کا بنیادی پتھر 16 ذوالقعدہ 1349ھ مطابق

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت زمانی-لندن

ہانگ کانگ

آج سے تقریباً ایک سال بعد یعنی یکم جولائی 1997ء کو ہانگ کانگ برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہو کر پیپلز ری پبلک آف چائنا کا حصہ بن جائے گا۔ اس بات کا فیصلہ 1985ء میں کیا گیا اور برطانوی اور چینی حکومتوں کی طرف سے مشترکہ اعلان 27- مئی 1985ء کو کیا گیا۔

ہانگ کانگ کا ملک 230 جزیروں اور چین کے جنوب مشرقی ساحلی علاقہ جو Kowloon and New Territories کہلاتا ہے پر مشتمل ہے۔ اس کا کل رقبہ 1083 مربع کلو میٹر ہے اور آبادی 6.5 ملین ہے۔

جزیرہ ہانگ کانگ جس پر برطانیہ نے 1841ء میں قبضہ کیا تھا اور معاہدہ نانکنگ کی وجہ سے اس پر برطانیہ کا تسلط تسلیم کر لیا گیا تھا 18 کلو میٹر لمبا اور تین سے آٹھ کلو میٹر چوڑا ہے اور کل رقبہ 77.6 مربع کلو میٹر ہے۔ Kowloon کا علاقہ پیکنگ کانفرنس جو 1860ء میں ہوئی کے نتیجہ میں برطانیہ کے پاس آ گیا تھا اور New Territories 99 سالہ لیز کے ذریعہ جس پر 9- جون 1898ء کو دستخط کئے گئے برطانوی علاقہ شمار ہوا۔

ہانگ کانگ کو جغرافیائی اعتبار سے دنیا میں بہت اہمیت حاصل ہے اسی وجہ سے یہ پہلے انڈسٹریل طاقت کے طور پر ابھرا پھر دنیا کا ٹریڈ سنٹر بن گیا۔ انڈسٹری میں ہانگ کانگ نے اس قدر ترقی کی کہ 1970ء سے ہی اس کی فیکٹریاں آٹومشین ہو چکی تھیں اور اکثر فیکٹریوں میں زیادہ تر کام مشینوں سے لیا جاتا تھا۔

ہانگ کانگ میں اس وقت 24 ہزار برطانوی' 23 ہزار تھائی باشندے۔ 30 ہزار امریکن 17 ہزار جاپانی ایک لاکھ 16 ہزار فلپائن کے باشندے اور 6 ملین چینی ہیں۔

ملک کی خوشحالی کی وجہ سے چین اور دیگر ممالک سے اکثر سیاسی اور اقتصادی پناہ گزین بھی ملک میں آتے رہے ہیں جو ملک کی مشکلات میں اضافہ کا موجب رہے ہیں۔ ملک کا انتظام چین کے پاس جانے کی وجہ سے اس بات کا بہت احتمال ہے کہ اقتصادی پناہ گزینوں کا سیلاب آجائے اور ملک کی اقتصادیات بری طرح متاثر ہو۔ اس لئے برطانوی اور چین کی حکومتوں نے یہ طے کیا ہے کہ گو ہانگ کانگ پر پیپلز ری پبلک آف چائنا کی حکومت ہو گی ملک کا سوشل' قانونی اور اقتصادی نظام آئندہ 50 سالوں تک بدستور چلتا رہے گا۔ اس طرح دونوں حکومتوں کا مشترکہ ڈیکلریشن اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ہانگ کانگ کو فری بندرگاہ کا درجہ حاصل رہے گا' اور جائیداد کے حقوق نیز غیر ملکی سرمایہ داری کے ضمن میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مگر اس کے باوجود ہانگ کانگ کے رہنے والے اکثر غیر چینی باشندے یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک بار ملک پر حاکم ہونے کے بعد چینی اپنی من مانی کارروائیاں کریں گے۔ اور خاص طور پر ایسی پالیسیاں بنائیں گے جس سے کہ مغربی صنعت کار اور بزنس مین ملک چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ بعض لوگ تو ابھی سے چینی باشندوں کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر مستقبل سے خائف ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ جب برطانوی فوج کا ملک سے انخلاء ہو جائے گا اور اسی جگہ پیپلز آرمی لے لے گی غیر ملکیوں کے لئے وہاں رہنا دوبھر ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے مسائل بھی ہیں جو ہانگ کانگ کی معمول کی زندگی میں تغیر لانے کا باعث ہو سکتے ہیں مثلاً چین میں ٹریفک سڑک کے دائیں ہاتھ چلتی ہے مگر ہانگ کانگ میں برطانیہ کے تسلط میں ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام بائیں ہاتھ ہے۔ اس نظام کو اگر جلد بدلا گیا تو مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا۔

پھر ہانگ کانگ میں جو زبان استعمال کی جاتی ہے وہ پرانی چینی زبان ہے مگر مین لینڈ چین میں اس کو جدید بنانے کے لئے کئی ایک تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ پریشان کن امر یہ ہے کہ ہانگ کانگ میں نظام عدل برطانوی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ برطانوی نظام چینی نظام سے بالکل مختلف ہے مثلاً برطانوی نظام میں ایک جج اگر چاہے تو حکومت کے خلاف بھی فیصلہ دے سکتا ہے مگر چینی نظام میں ایسا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ان کے نزدیک حکومت کو ہر معاملہ میں اختیار حاصل ہے۔

پھر تعلیمی نظام بھی برطانوی طرز پر ہے اور سکولوں میں معیار تعلیم کافی بلند ہے۔ کمیونسٹ حکومت کے آنے کے بعد اس میں تبدیلی ناگزیر ہے مگر اس معاملہ میں ہانگ کانگ کے چینی باشندے بھی متفکر ہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے بچوں کی تعلیم میں کوئی تبدیلی ہو۔

بقیہ صفحہ 4

3- اپریل 1931ء کو خاکسار نے جماعت احمدیہ کی موجودگی میں ایک مختصر لیکچر اور لمبی دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت کو باعث نشرو اشاعت بنائے۔

امید ہے کہ اکتوبر کے نصف اول میں اللہ نے چاہا تو اس کی عمارت مکمل طور پر تیار ہو جائے گی۔ یہ خبر اخبار الفضل کے 24 ستمبر 1931ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل

دی نیوز انٹرنیشنل اپنی 21- مئی 1996ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال تسلی بخش نہیں ہے۔

ایک لوکل ہوٹل میں اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندے نے کہا کہ کسی ملک کا کوئی بھی قانون بین الاقوامی معاہدات (Conventions) کے مطابق ہونا چاہئے جن پر اس ملک نے دستخط کر رکھے ہوں۔ دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی جو ایزادی کی گئی ہے وہ ایسے معاہدات کی روح کے سراسر منافی ہے۔

THE Amnesty International has said that human right situation in Pakistan is not up to the mark.

Briefing the newsmen Sunday at a local hotel, AI said that a law should be in line with International Conventions signed by the country concerned.

The provisions in the constitution declaring Qadianis non Muslims were against the spirit of such conventions.

Despite notification by the government that cases under Blasphemy Law would not be registered without verification by a magistrate, it alleged, 30 cases against Qadianis were registered last month only.

During their stay in Pakistan the Amnesty office bearers met leaders of various parties and expressed their apprehensions over refusal of Jamaat Islami to accept introduction of safeguards in the Blasphemy Law essential to preempting its misuse.

The News International, Tuesday, May 21, 1996

باوجود اس بات کے کہ حکومت پاکستان نے ایک نوٹیفیکشن جاری کر دیا ہوا ہے کہ ہتک رسول سے متعلقہ کیس کسی مجسٹریٹ کی تصدیق کے بغیر درج نہیں کئے جایا کریں گے صرف پچھلے مہینہ میں قادیانیوں کے خلاف تیس کیس رجسٹر کئے گئے ہیں۔

ایمنسٹی کے کارکنان نے اپنے پاکستان میں قیام کے دوران مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں اور انہوں نے ہتک رسول کے قانون میں ایسے حفاظتی اقدامات جن سے اس قانون کے غلط استعمال کو روکا جا سکے شامل کرنے کے سلسلے میں جماعت اسلامی کے انکار پر اپنے اندیشوں کا اظہار کیا۔

ساری جماعت اگر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے لگے تو انقلاب تیزی سے برپا ہو سکتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

کی 40 ویں سالانہ تربیتی کلاس

1996ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چالیسویں سالانہ تربیتی کلاس نہایت کامیابی کے ساتھ کامیابی سے 7 سے 22 مئی تک کامیابی سے جاری رہنے کے بعد حسب روایات اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس کا افتتاح محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 7- مئی 96ء بروز منگل فرمایا اور اختتامی تقریب 22- مئی کو منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم تھے محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال اس کلاس میں 48 اضلاع کی 208 مجالس سے 636 خدام نے شمولیت کی سعادت پائی۔ جبکہ گزشتہ سال کی کلاس میں 39 اضلاع کی 170 مجالس کے 500 طلباء نے شمولیت اختیار کی تھی کلاس کے انتظامات کو عمدگی سے چلانے کے لئے سترہ شعبہ جات قائم کئے گئے۔ ان ایام میں تمام خدام کو صبح عبادت کے لئے باقاعدگی سے جگایا جاتا رہا اور باجماعت عبادت کی جاتی رہی فجر کے بعد درس حدیث ہوتا رہا۔

صبح درس کے بعد طلباء کو باقاعدگی کے ساتھ ورزش کروائی جاتی رہی تاکہ خدام چاق وچوبند رہیں۔ صبح 7.30 بجے باقاعدہ تدریس کا آغاز ہوتا رہا جو کہ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد تقریباً 12.00 بجے تک جاری رہتی۔ اساتذہ کرام روزانہ بڑی باقاعدگی اور مستعدی کے ساتھ کلام الٰہی ناظرہ وباترجمہ' حدیث' کلام' عربی اور فقہ پڑھاتے رہے۔ روزانہ آدھ گھنٹہ کا علمی لیکچر ہوتا رہا۔ ان لیکچرز میں اراؤنڈ دی گلوب' ہومیو پیتھی' حفظان صحت' سیرت النبی ﷺ' سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عناوین شامل ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے نظام سے متعارف کروانے کے لئے روزانہ آدھ گھنٹہ کا وقت مقرر تھا۔

خدام میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے ہر روز مشق تقاریر کروائی جاتی رہی مورخہ 19- اور 20 مئی کو عشاء کے بعد تقریر اور بیت بازی کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔ عصر کے بعد علمائے سلسلہ خطاب فرماتے رہے۔

ان ایام میں ایک روز بعد از عصر صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے طلباء سے تنظیمی و تربیتی امور پر خطاب فرمایا۔ عشاء کے بعد روزانہ خدام کو حضرت صاحب کی "ملاقات"

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغان عبوری حکومت کا قیام

صدر ربانی کے ترجمان عزیز مراد نے بتایا ہے کہ ربانی اور حکمت یار کے درمیان طے پا جانے والے سمجھوتے کے نتیجہ میں آئندہ چند روز میں ایک عبور حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس عبوری حکومت کا قیام حزب اسلامی کے ساتھ 6 نکاتی ایجنڈا پر اتفاق رائے ہو جانے کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ جبکہ اپوزیشن کی دیگر حکومتوں کو بھی عبوری حکومت میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ طالبان کو کہا گیا ہے کہ اگر وہ جنگ بندی کر لیں تو انہیں بھی عبوری حکومت میں شامل کیا جا سکتا ہے لیکن طالبان نے اس پیش کش کو مسترد کر دیا ہے۔

صدر ربانی کے ترجمان یہ بھی بتایا کہ جنرل دوستم سے بھی مذاکرات کامیاب رہے ہیں۔ بہرحال صدر ربانی کی حکومت کے دعویٰ کے مطابق افغان عبوری حکومت چند روز میں قائم ہو جائے گی۔ یہ نئی حکومت قومی یکجہتی کی آئینہ دار ہو گی۔ اور مکمل طور پر اسلامی ہو گی۔ اس کی فوج کا نام بھی اسلامی آرمی ہو گا۔ یہ عبوری حکومت عام انتخابات کے انعقاد کا انتظام کرے گی۔

عزیز مراد نے کہا ہے کہ تمام افغان گروپوں کو حکومت میں شامل کرنے کے لئے مذاکرات جاری رہیں گے تاکہ سول وار کو ختم کر کے مستقل طور پر امن قائم کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ربانی حکومت پر امید ہے کہ اپوزیشن کی سپریم کونسل سمیت دیگر اپوزیشن گروپ بھی شامل ہوں گے۔

○○○

153 سال کے بعد کتاب کی واپسی

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ نے لائبریرین سے کتاب مانگی اور جواب ملا کہ کتاب (Issue) ایشو ہو چکی ہے۔ واپس آئے گی تو آپ کو دے دیں گے۔ آپ نے کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ کتاب مانگی۔ پھر لائبریرین صاحب نے کہا کہ کتاب تو ایشو ہو چکی ہے ابھی واپس نہیں آئی۔ آپ حیران ہوئے کہ لوگ کتاب لے جاتے ہیں اور وقت پر واپس نہیں کرتے۔ لیکن کب تک واپس نہیں کرتے۔ چند روز۔ چند مہینے۔ چند سال۔ کتاب واپس کرنے کا ریکارڈ جو دنیا میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک کتاب لی اور واپس نہ کی۔ اور 288 سال کے بعد اس کے خاندان نے وہ کتاب لائبریری کو واپس کر دی۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس خاندان کو کوئی جرمانہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ غلطی تو اس شخص کی تھی جس نے کتاب لی تھی۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اس سے جرمانہ لیا جاتا۔ اب تو لائبریری نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ چلو کتاب مل تو گئی۔

اس کے علاوہ ایک اور کتاب کا ذکر آتا ہے جس کا تعلق طب سے ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب 153 سال کے بعد واپس کی گئی۔ البتہ یہاں جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ ہو سکتا ہے کہ جس نے کتاب لی تھی اس نے تو واپس نہ کر کے کوئی جرمانہ ادا نہ کیا لیکن اس کے وارثوں نے جب کتاب واپس کی تو لائبریرین نے ان کو اس بات کا ملزم قرار دیا کہ اس سے پہلے کتاب کیوں واپس نہیں کی گئی۔ بہرحال جرمانے کی رقم ہزاروں پاؤنڈ میں چلی گئی کیونکہ جب کتاب واپس نہیں کی جاتی تو ہر روز جرمانہ کی رقم بڑھتی چلی جاتی ہے۔ 153 سال میں یہ رقم کئی ہزار پونڈ ہو گئی۔ وہ انہیں ادا کرنی پڑی۔ اگر وہ ادا نہ کرتے تو عدالت میں کیس چلا جاتا اور عدالت یقیناً لائبریرین کے فیصلے سے اتفاق کرتی ہوئی یہ رقم اسے دلوا دیتی۔

○○○

فلپائن اسلامک فرنٹ

فلپائن میں مسلمانوں کی مسلح تحریک مورو اسلامک فرنٹ اور فلپائن کی سرکاری فوجوں کے درمیان ہونے والی جھڑپ طویل جنگ میں بدل گئی ہے اور کئی شہر اس جنگ کی زد میں آ گئے ہیں۔ ان مسلسل جھڑپوں کی وجہ سے اب تک فلپائن کی فوج کے 200 فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 27 مجاہدین بھی شہید ہو گئے ہیں حریت پسندوں نے سرکاری فوج کے آٹھ ٹینک متعدد بکتر بند گاڑیاں تین جنگی جہاز اور دو ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے۔ مسلمانوں نے ایک بڑے علاقے پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اس کا اعتراف سرکاری ترجمان نے بھی کیا ہے۔

جنوب کے جس علاقے پر مسلمانوں نے اپنا قبضہ جما رکھا ہے اس کو سرکاری فوج نے محاصرے میں لینا شروع کر دیا ہے۔

فلپائن کے سرکاری ترجمان کے مطابق مسلمانوں نے جنوب میں بڑے علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے اور مزید علاقے ہتھیانے کی تیاری کر رہے ہیں لیکن ان کی ان کارروائیوں کو جلد ختم کر دیا جائے گا اور انہیں کچل دیا جائے گا۔

دوسری طرف مورو اسلامک فرنٹ کے سربراہ سلامت ہاشم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ فلپائنی حکومت مقامی عیسائیوں کو ہتھیار دے کر مسلمانوں پر حملے کروا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بار بار جنگ بندی کے معاہدے کو توڑ دیتی ہے اس لئے پر اعتبار کرنا مشکل ہے۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم مکمل آزادی تک جنگ جاری رکھیں گے۔ انہوں نے سرکاری ترجمان کی تصدیق کی کہ وہ بڑے علاقے پر قابض ہو چکے ہیں۔

○○○

تانسو چیلر کی حکومت سے علیحدگی

ترکی میں سابق وزیر اعظم تانسو چیلر کی ٹروپاتھ پارٹی کی مخلوط حکومت سے علیحدگی کے بعد ترکی میں ایک بار پھر سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس مخلوط حکومت کے مستقبل کے بارے میں خیال آرائیوں کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ تانسو چیلر نے کہا ہے کہ ان کے فیصلے کی بنیاد اس ماہ آئینی عدالت کا وہ فیصلہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تیکنیکی اعتبار سے پارلیمنٹ میں حکومت کے اعتماد کی ووٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے تاہم مبصروں کا کہنا ہے کہ تانسو چیلر کی حکومت سے علیحدگی کی اصل وجہ بدعنوانی کے متعدد الزامات ہیں۔

دریں اثنا ترکی کی مخلوط حکومت کے وزیر اعظم مسعود یلماز نے کہا ہے کہ میری حکومت مستحکم ہے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تانسو چیلر کی جناب سے اتحاد کے خاتمے کے اعلان کے بعد اب ان پر اس معاہدہ کی پابندی غیر ضروری ہے جو انہوں نے تانسو چیلر کی جماعت سے کیا تھا۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم تانسو چیلر کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ وہ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اب صرف دو طریقوں سے انہیں برطرف کیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ پارلیمنٹ سے عدم اعتماد کا ووٹ لیا جائے۔ یا پھر کابینہ میں تانسو چیلر کے وزراء استعفیٰ دے دیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

پروگرام دکھایا جاتا رہا۔

طلباء مغرب بیت المبارک میں ادا کرتے رہے اور وہاں پر بزرگان سلسلہ کے درسوں سے بھی مستفیض ہوتے رہے خدام کے ازدیاد علم کے لئے شعبہ سمعی بصری کے تحت معلوماتی فلمیں بھی گاہے بگاہے دکھائی جاتی رہیں۔ شام کو باقاعدگی کے ساتھ فٹ بال اور سوئمنگ میں خدام انتہائی دلچسپی کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ ہر روز ایک گروپ کا اجتماعی وقار عمل ہوتا رہا۔ مورخہ 10- مئی بروز جمعہ خدام کی گروپس کی صورت میں سیر کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ جو نہایت ہی منظم طریق پر ہوا۔ سیر کے بعد خدام نے اس سیر کے متعلق اپنے مشاہدات کو مضمون کی شکل میں لکھا۔ ان مضامین میں اول' دوم' سوم آنے والے خدام کو انعامات کے مستحق قرار دیا گیا۔

16- مئی کا دن عملی پروگرام کے لئے مختص تھا۔ اس روز صبح ناشتہ کے بعد خدام کو پکنک کے لئے یکو والا بنگلہ لیجایا گیا۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30617

I Miss-Yetet Nurhayati d/o M. Rahmat

پیشہ تعلیم عمر 25 سال بیعت 88-6-10 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 10 گرام مالیتی۔/220000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Miss-Yeyet Nurhayati انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs Gljas انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ir. Munadi انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30618

I Ma, Sum Ahyar Ahmadi s/o Ahyar

پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت 56-4-3 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 92-8-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1۔ دھان کا کھیت برقبہ 840 مربع میٹر انڈونیشیا مالیتی۔/1200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/45000 روپے ماہوار بصورت از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Ma, Sun Ahyar Ahmadi

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

Ahmad Sahidi Ahmadi

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 A.Mulasir جابر انڈونیشیا

بقیہ صفحہ 1

دیا ہے مگر بعض دفعہ مریض کو سمجھانے کے لئے چھوٹی بات بھی بتانی پڑتی ہے۔ کوئی آدمی کہتا ہے پانی نہیں پی رہا مر رہا ہے تو کہے چلو میری خاطر پی لو۔ حالانکہ اس کو اپنی خاطر ضرورت ہے۔ وجہ اول آپ نہیں بتاتے وجہ ثانی بتا دیتے ہیں۔ پس ان مریضوں کو سنبھالنے کی خاطر میں کہتا ہوں کہ اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اولاد سے تو تمہیں پیار ہے نا۔ اس پر رحم کرو اور سوچو کہ تمہارے آباؤ اجداد کی قربانیاں تھیں جو تم کھا رہے ہو۔ تو تم قربانیاں کرو گے تو کمی نہیں آئے گی۔ لیکن کمی آ بھی جائے پھر قربانی کرنا یہ اصل ہے۔ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر۔ اس لئے خدا نے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا الگ الگ بیان کر دیا ہے۔ پہلے تو صرف رضا کی بات کر دی ہے۔ بعد میں فرمایا ہم تمہیں ضمناً بتا رہے ہیں کہ تمہارا مال بھی واپس کر دیا جائے گا اور بہت زیادہ کیا جائے گا۔ مگر تم نے یہ نہیں چاہا تھا۔ اس لئے اب اعلیٰ بات میں یہ بتاتا ہوں اور یہی سب سے اچھی ہے کہ جب بھی مالی قربانی کریں خواہ خدا کی خاطر کریں (۔) کبھی بھی احسان نہ کرو تاکہ تم زیادہ حاصل کر لو۔ اس کا تعلق انسانوں سے ہے۔ مگر خدا کی خاطر جب بندوں پر احسان کرتے ہیں اور اس خواہش کے ساتھ کہ اللہ آپ کو زیادہ دے دے تو اللہ زیادہ تو دے گا مگر آپ اس سے زیادہ لے سکتے تھے۔ اس سے بہت زیادہ لے سکتے تھے اگر یہ کہتے کہ ہم خدا کی خاطر دے رہے ہیں اور اللہ راضی ہو بس ہمارے لئے بہت ہے' اس کی نظر ہم پر پڑ جائے۔ اللہ کی نظر تو ضرور پڑے گی اور بہت زیادہ فضلوں کے ساتھ پڑے گی آپ کا مال یہاں بھی بڑھایا جائے گا' وہاں بھی بڑھایا جائے گا اور پھر ایک پوٹلی خالی رکھ لے گا اللہ۔ (۔) یہ ہمارے پاس امانت پڑی ہوئی ہے۔ تو اللہ اس مالی قربانی کی روح کو جماعت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق بخشے

اور جو لوگ بھی کسی پہلو سے محروم ہیں وہ یاد رکھیں کہ اپنے نفس کے فائدے سے محروم ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی حرکت نہیں کر رہے۔ اللہ ہمارے دل بڑھائے' ہمارے ایسے دل بڑھائے جو خدا کی رضا کی خاطر ہمیشہ پہلے سے زیادہ وسیع تر ہوتے چلے جائیں اسی میں جماعت کی آئندہ آنے والی صدیوں کی زندگی ہے۔

(از خطبہ 11۔ اگست 1995ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب ٹیچر کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچہ کا نام مبارز احمد عطا فرمایا ہے بچہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا پوتا اور مکرم عبد القدیر صاحب بھٹی عمرکوٹ میر پور خاص سندھ کا نواسہ ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم سلسلہ بنائے۔

شادی

○ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم غلام رسول صاحب ولد مکرم چوہدری نواب خاں صاحب آف مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی دوسری شادی 27۔ مارچ 96ء کو مکرمہ شفقت پروین صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید کھوکھر صاحب دار النصر غربی (ب) ربوہ سے بیس ہزار روپے حق مہر پر ہوئی نکاح مکرم عبد السلام طاہر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے پڑھایا اور 28۔ مارچ 96ء کو مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری شریف احمد کاہلوں ولد مکرم چوہدری محمد دیوان کاہلوں سکنہ چک نمبر R-10/145 ضلع خانیوال طویل علالت کے بعد بعمر 71 سال 21۔ مارچ 96ء ملتان میں وفات پاگئے۔ 22۔ مارچ کو آپ کا جنازہ ادا کیا گیا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی جنازہ اور قبر پر دعا استاذ جامعہ احمدیہ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار مکرم حسن محمد صاحب باب الابواب ربوہ مورخہ 22-5-96 کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے روز صبح ساڑھے آٹھ بجے عام قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم رانا عبد الغفور خان صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

اولاد کو وقف کرنے والے والدین کے لئے ضروری

اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارے میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔ اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے۔

بچے کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مجیب احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی)

مکرم مجیب احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی ساکن 219/220 ٹیپو روڈ' ماڈل ٹاؤن' سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہذا ان کا مکان 27/6 و قطعہ نمبر 24/6 واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ برقبہ دس مرلے فی قطعہ میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ رسول بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم شفیق احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم رفیق احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم لئیق احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم مجیب احمد صاحب (بیٹا)
7۔ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
9۔ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دار القضاء میں اطلاع دیں۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم سعید احمد قمر صاحب بابت ترکہ ٹھیکیدار شمس الدین صاحب)

مکرم سعید احمد قمر صاحب سکنہ 7/38 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم شمس الدین صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 7/38 برقبہ 14 مرلے 28 مربع فٹ واقعہ محلہ دار الرحمت الاٹ شدہ ہے۔ لہذا ان کا یہ قطعہ ورثاء میں سے تین (سعید احمد قمر۔ مبشر احمد طاہر۔ مظفر احمد طاہر) ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سعید احمد قمر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مبشر احمد طاہر صاہب (بیٹا)
4۔ مکرم مظفر احمد طاہر صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ صادقہ مبشرہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ صدیقہ شمس صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ ساجد منصور صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ نصرت مبارکہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے نامزد وزیر اعظم مسٹر دیو گاوڈا کو صدر مملکت مسٹر شنکر دیال شرما نے 12 جون تک لوک سبھا میں اپنی اکثریت ثابت کرنے کو کہا ہے۔ یونائیٹڈ فرنٹ کی پارلیمنٹ میں 177 اور کانگرس کی 136 نشستیں ہیں۔ دونوں ملا کر اکثریت حاصل کر سکتی ہیں۔ 12 روزہ وزارت عظمیٰ پر فائز رہنے والے بھارتیہ جنتا پارٹی کے مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے لوک سبھا میں رائے شماری سے قبل ڈرامائی طور پر جو استعفیٰ دیا تھا اس سے انہوں نے خود کو یقینی شکست سے بچالیا۔ مسٹر واجپائی کے استعفیٰ سے بھارت پر انتہا پسند ہندوؤں کا اقتدار قائم ہونے کا خطرہ ٹل گیا ہے۔

○ مسٹر دیو گاوڈا ہفتے کے روز وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھائیں گے۔ 63 سالہ گاوڈا جنوبی بھارت سے تعلق رکھنے والے اونچی ذات کے ہندو ہیں۔ پیشے کے لحاظ سے وہ تربیت یافتہ سول انجنیئر رہے ہیں۔ قومی سیاست میں مسٹر گاوڈا کو کوئی تجربہ حاصل نہیں تاہم وہ صوبہ کرناٹک کے کئی سال سے وزیر اعلیٰ چلے آرہے ہیں۔ ان کو ہندی زبان نہیں آتی۔ وہ منکسر المزاج آدمی مشہور ہیں۔

○ بھارت کے نامزد وزیر اعظم مسٹر گاوڈا نے کہا ہے کہ میں تمام جماعتوں کو ساتھ لے کر چلوں گا۔ سب مذاہب کو مکمل آزادی ہوگی۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ نرسیمارائو ہماری حکومت کی پشت پناہی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں 35 سال سے سیاست میں ہوں حکومت چلانے میں مجھے کوئی مشکل نہ ہوگی۔ وزیر اعظم بننے پر نہ خوشی ہے نہ غم۔ کبھی میں نے اس عہدے پر پہنچنے کی توقع نہیں کی تھی۔ وہ بھارت کے 12 ویں وزیر اعظم ہوں گے۔ وہ جس یونائیٹڈ فرنٹ کی قیادت کر رہے ہیں وہ 14 علاقائی اور قومی جماعتوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ اس فرنٹ کو کانگرس کی حمایت بھی حاصل ہے جس کے بعد 543 کے ایوان میں ان کے حامیوں کی تعداد 341 ہو جائے گی۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری کے دستخطوں سے آئین کے آرٹیکل نمبر 186 کے تحت دوبارہ ریفرنس سپریم کورٹ میں دائر کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے ذرائع نے بتایا ہے اس وقت سپریم کورٹ میں واپڈا کے متعدد مقدمات زیر سماعت ہیں ان کے اختتام کے بعد ریفرنس کی سماعت کے بعد ایک بڑا بنچ تشکیل دیا جائے گا۔ جون میں کسی وقت اس کی سماعت شروع ہو جائے گی۔

○ بلوچستان اسمبلی کے تمام ارکان نے مستعفی ہونے کی دھمکی دے دی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی حکومت بلوچستان کے بجٹ کا ساڑھے پانچ ارب روپے کا خسارہ پورا کرے۔ مالیاتی ایوارڈ کا بھی جلد اعلان کیا جائے۔ ارکان کا کہنا ہے کہ ہمارے لئے اپنے وسائل سے خسارہ پورا کرنا ممکن نہیں ہے وفاقی حکومت خصوصی فنڈز مہیا کرے۔ ہمارے ساتھ ہر سطح پر زیادتیاں ہوئیں۔ ہمیں دیگر صوبوں کے مقابلے میں گیس کے کم نرخ دیئے جارہے ہیں۔ ارکان نے کہا ہے کہ بلوچستان کو ہمیشہ سیاسی طور پر مارا جا رہا ہے۔ صوبوں کو رقبہ کی بنیاد پر فنڈز دیئے جائیں۔ صوبائی اسمبلی میں بجٹ خسارہ پورا کرنے کے مطالبہ پر مبنی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں سے زبردستی ووٹ ڈلوائے گئے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اخباری رپورٹوں کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کے موقع پر کشمیریوں کو جانوروں کہ طرح ہانک کر پولنگ سٹیشن لایا گیا۔ بے گناہ افراد کو تفتیشی مراکز میں لے جایا گیا۔ امریکہ کی طرف سے تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے طویل ملاقات کی اور سپریم کورٹ کے ریفرنس بجٹ اور دیگر امور پر اڑھائی گھنٹے تک صلاح و مشورہ کیا۔

○ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ واجپائی کی حکومت کو مسلمانوں کی مخالف پالیسیاں لے ڈوبیں۔ قوم پرست ہندو حکومت بھارتی تاریخ کی مختصر ترین حکومت ثابت ہوئی۔

○ ضلع جھنگ میں قیامت خیز گرمی سے 28 افراد ہلاک اور 82 بے ہوش ہو گئے۔

○ سپریم کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس میر ہزار خان کھوسہ کے اختلافی نوٹ کے بعد سپریم کورٹ کا ججوں کے بارے میں فیصلہ متفقہ نہیں رہا۔ اس کی آئینی حیثیت برقرار ہے۔

○ کراچی میں شرپسندوں کی فائرنگ سے 3 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ موجودہ صورت حال میں مذاکرات بے معنی ہیں۔ ایم کیو ایم نے سڑکوں پر آنے کا اعلان کر دیا ہے ایک ہفتہ کی ہڑتال کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ حالات بہتر بنانے کے لئے وعدے سب کرتے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں کرتا۔

○ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے معاہدے کا نیا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت نے اعتراض کیا ہے کہ انہیں یہ مسودہ منظور نہیں۔

○ وائٹ وائر سکینڈل میں صدر کلنٹن کو بری کر دیا گیا ہے لیکن ان کے دو سابق پارٹنر اور ارکنساس کے گورنر مجرم ثابت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

پاک گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

خواتین کی
دشمن مرض لیکوریا کیلئے
یونانی سیلکوریا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس، جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ڈراپیچ پلازا F-15 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر- 051-291578
051-291579

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD.ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے - 60 گرام 90 روپے - 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

بچوں کیلئے مفید و موثر ادویات
بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں اور دانت نکالنے کی تکالیف کیلئے
قیمت: 20/-
مٹی چھوڑ کورس
بچوں میں کیلشیم کی کمی کو دور کرتا اور مٹی کھانے کی عادت کو چھڑواتا ہے قیمت 35/-
بے بی گروتھ کورس
کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے مفید کورس
قیمت 45/-
چھوٹا قد کورس
قد کا چھوٹا ہونا - بونا پن
بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے قیمت 120/-
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کیمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283